ہی حاصل ہوتا ہے۔" علامہ عینیؒ لکھتے ہیں: محدثین کے ہاں ایسے آدمی کا علم معتبر نہیں جس نے استاد کے بغیر صرف کتب سے علم حاصل کیا ہو، بلکہ محدثین ایسے راوی سے حدیث نقل نہیں کرتے جس کا استاد معلوم نہ ہو۔

فاضل مضمون نگار لکھتا ہے: بغیر استاد کے پڑھنے میں یہ قباحت بھی ہے کہ طالب علم کو اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوتا، یہ بغیر کسی ماہر تیراک کے گہرے پانی میں اتر جانے کی طرح ہے۔

استاد سے پڑھنے کے فوائد:

ا: شاگرد سبق کے ساتھ استاد کے اخلاق و کردار سے بھی مستفید ہوتا ہے۔ ابوعبید قاسم بن سلامؒ کہتے ہیں: إنّ أصحابَ عبدِ الله كانوا يرحلون إلى عمر بن الخطاب فينظرون إلى سمته وهديه ودله، قال: فيتشبهون به. [غريب الحديث ٣/ ٣٨٤] "عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگرد حضرت عمر فاروقؓ کے پاس جا کر ان کی ہیئت، طور طریقے اور عادات کو دیکھتے، پھر آپ کی مشابہت اختیار کرتے تھے۔"

امام ذہبیؒ امام احمد ابن حنبلؒ کے بارے میں کہتے ہیں: كان يجتمع في مجلس أحمد زهاء خمسة آلاف أو يزيدون، نحو خمسمائة يكتبون والباقون يتعلمون منه حسن الأدب والسمت." [سير أعلام النبلاء ١١/ ٣١٦] "امام احمدؒ کی مجلس میں تقریباً پانچ ہزار طلباء ہوتے تھے، ان میں سے تقریباً پانچ سو سبق لکھتے تھے اور باقی آپؒ سے آداب واخلاق سیکھتے تھے۔"

۲: استاد سے پڑھنے کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ طالب علم کو اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے۔ از خود دیکھنے والا اپنی محنت کو صحیح سمجھتا ہے۔ طالب علم جب اپنا استنباط واستدلال استاد کے سامنے پیش کرتا ہے، تو وہ اس کے نظریات کی اصلاح کرتا ہے۔ اسی لیے صحابہ کرامؓ اپنے ہر قول وعمل کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کرتے تھے، تاکہ صحیح رہنمائی حاصل ہو جائے۔

طاش کبری زادہ کہتے ہیں: فليحترز المتعلمُ عن أن يتّكلَ على ذهنِه فيقعدَ ملومًا محسورًا، لما قيل: العلمُ في الصدورِ لا في السطورِ. [مفتاح السعادة ومصباح السيادة ١/ ٢٥] "متعلم کو صرف اپنے ذہن پر اعتماد کرنے سے بچنا چاہیے، ورنہ تو قابل ملامت اور قلاش ہو کر رہ جائے گا، اس لیے کہ مشہور قول ہے: علم سینوں میں ہوتا ہے نہ کہ سطروں میں۔"

ہوتی صاحب لکھتے ہیں: معاشرے میں عدم اعتدال اور انتہا پسندی کے سیلاب کو رواں دواں رکھنے میں ان لوگوں کا بہت بڑا ہاتھ ہے، جنھوں نے بغیر استاد کے صرف اپنے مطالعے سے علم حاصل کیا ہو۔ ❀❀❀❀❀❀

سوانح علمائے اہلحدیث بلتستان

مولانا نورالعین بن ملا حسین شگریؒ

عبدالرحیم روزی

1981-1886ء

ولادت وابتدائی تعلیم: آپ ۱۵-۱۰-۱۳۱۰ھ موافق ۱۸۸۶ء میں شگر چھورکا میں پیدا ہوئے۔آپ کا والد ملا حسین صوفیہ نوربخشیہ کا امام واخوند تھا۔مولانا نورالعینؒ نے ابتدائی تعلیم سید ابوالحسن کیریسیؒ سے ۱۹۰۰ء سے ۱۹۲۰ء کے مابین،مولانا رضاء الحقؒ سے کیریس میں اور مولانا عبدالصمد بلغاریؒ سے بلغار جا کر حاصل کی۔

سفر ہندوستان: آپ علمائے بلتستان سے پڑھ کر عازم ہندوستان دہلی ہوئے، مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ پھاٹک حبش خان میں داخلہ لے کر پڑھنے لگے اور سند فراغت حاصل کر کے واپس شگر تشریف لائے۔

اس وقت دارالحدیث رحمانیہ کے شیوخ میں شیخ الحدیث حافظ احمد اللہ بن امیر اللہ بن فقیر اللہؒ،مولوی نذیر احمد املویؒ وغیرہ تھے۔آپ کے ساتھیوں میں مولانا سید اکبرؒ،مولوی محمد علی شگریؒ،اور مولانا محمد علی کونیسیؒ مجاہد وغیرہ تھے۔

علمی، دعوتی ورفاہی خدمات: ۱۔ ہندوستان سے واپس آکر چھورکا میں دعوت وتبلیغ میں مصروف ہوئے۔ علاوہ ازیں بلتستان کے طول وعرض میں بھی مبلغین کے ساتھ جاتے تھے۔

۲۔ چھورکا شگر میں ۱۹۳۵ء سے ۱۹۴۴ء کے درمیان بنام "دارالحدیث رحمانیہ" ایک مدرسہ کا اجراء کیا۔

۳۔ بلتستان میں تعلیمی، تبلیغی اور تقریری خدمات بجالائے۔مختلف مواضع میں تبلیغی دورے کرتے تھے۔آپ علمائے اہلحدیث میں ایک ممتاز عالم گردانے جاتے تھے اور بین المذاہب مشترکہ اہم جلسوں میں مسلک اہلحدیث کی ترجمانی کرتے تھے۔اس قسم کی کانفرنسوں میں ممتاز علماء ہی اپنے اہل مسلک کی نمائندگی کرتے ہیں۔

سانحہ کشوباغ سکردو ۳ مارچ ۱۹۴۶ء میں آپ بھی جہلاء کے زدوکوب سے شدید زخمی ہوگئے تھے۔

۴۔ جنگ آزادی بلتستان وکشمیر ۱۹۴۸ء میں انجمن اسلامیہ بلتستان کے دیگر سرفروشوں، علماء اور کارکنوں کے ساتھ خدمات سرانجام دیں۔آپ بھی بلتستان کے قریہ قریہ گئے، پُر تاثیر تقریریں کر کے اہل بلتستان کو جنگ آزادی پر آمادہ کیا۔ہر جگہ سے رضا کاروں کو بھرتی کیا،خشک راشن جمع کر کے محاذوں تک پہنچایا۔[بلتستان کے مذہبی حالات]

وفات: آپ ۹۲-۹۴ سال کی طویل عمر پا کر ۸۲-۱۹۸۰ء میں رحلت کر گئے۔آپ ہمیشہ پگڑی باندھتے جو کہ بندہ نے مولانا عبدالقادر یوگوئیؒ،مولانا حاجی خلیل الرحمٰنؒ،مولانا احمد حسن بلغاریؒ،مولانا عبدالرشید ندویؒ،مولانا ابراہیم انصاریؒ،